ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب

علوم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محرم سنہ ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف ممالک کے بادشاہوں کو اسلام کا پیغام سلامتی پہنچانے کی خاطر بہت سے "نامہ مبارک" لکھوا کر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے مختلف اطراف میں روانہ فرمائے۔ مثلاً دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو شاہ ہرقل کی طرف اور عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو خسرو پرویز یعنی کسریٰ ایران کی طرف نامۂ مبارک پہنچانے کا کام سپرد فرمایا تھا۔

یہاں صرف اس حدیث کو پیش کرنا ہے۔ جو شاہ ہرقل (قیصر روم) کو نامۂ مبارک کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارسال فرمایا تھا۔ جس سے کتابت عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھوس ثبوت ملتا ہے۔ چونکہ اس حدیث میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے) کے ہوتے ہوئے یہ نامۂ مبارک قیصر روم کے دربار میں پہنچا تھا۔ اور اس سلسلہ میں قیصر روم اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا دلچسپ مکالمہ پیش آیا جس کا ملخص یہ ہے۔

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ ہرقل کو حضرت دحیہ الکلبی کے ہاتھ اپنا نامہ مبارک بھیجا اور حکم دیا کہ اس نامہ مبارک کو والی بُصریٰ[1] کے ذریعے شاہ ہرقل (قیصر روم) کو پہنچایا جائے۔ جب یہ نامۂ مبارک ہرقل کو پہنچایا گیا اس وقت وہ بیت المقدس میں تھا۔ شاہ ہرقل نے نامۂ مبارک وصول کر کے حکم دیا کہ کیا کوئی اس قوم کا شخص موجود ہے۔ جس قوم سے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ شاہ ہرقل سے کہا گیا کہ ہاں قریش کے قبیلہ سے ایک آدمی (ابوسفیان) موجود ہے۔ تب ان کو دربار میں حاضر کیا گیا ان کے ساتھ اور افراد بھی تھے۔ شاہ ہرقل نے پوچھا تم میں سے کون ہے جو اس کے قبیلہ سے قریب تر ہو تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا میں۔

شاہ ہرقل نے کہا میرے سامنے بیٹھو اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بیٹھنے کا حکم دیا

[1] حدیث میں "عظیم بُصریٰ" کے الفاظ وارد ہیں۔ عظیم کے معنی والی یا امیر کے ہیں اور بُصریٰ وہ مضبوط ترین قلعہ بند شہر جسکا نام "حوران" تھا۔ شام اور حجاز کے درمیان واقع تھا۔

اور ترجمان کو بلایا۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانی دشمن تھا۔ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے ساتھی میرا جھوٹ ظاہر کر دیں گے تو میں بہت باتیں بناتا مگر افسوس اس وقت قیصر کے سامنے سچ ہی کہنا پڑا۔

قیصر :- محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان اور نسب کیا ہے ؟

ابوسفیان رضؓ : شریف و عظیم ۔

یہ جواب سن کر ہرقل نے کہا سچ ہے ۔ نبی شریف گھرانے سے ہوتے ہیں تاکہ ان کی اطاعت میں کسی کو عار نہ ہو۔

قیصر :- محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی کسی نے عرب میں یا قریش میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے ؟ -

ابوسفیان رضؓ : نہیں ۔

یہ جواب سن کر ہرقل نے کہا اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ وہ پہلے کا رشک کرتا ہے ۔

قیصر :- کیا دعویٰ نبوت سے پہلے یہ شخص جھوٹ بولا کرتا تھا - ؟

ابوسفیان رضؓ : نہیں ۔

ہرقل نے کہا یہ نہیں ہوسکتا کہ جو شخص سچا ہو وہ اللہ تعالےٰ پر جھوٹ باندھے ۔

قیصر :- کیا اس شخص کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے - ؟

ابوسفیان رضؓ :- نہیں

قیصر بولا - اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ نبوت کے بہانے سے باپ دادا کی سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہے ۔

قیصر :- محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے لوگ کمزور ہیں یا سردار اور قوی ؟

ابوسفیان رضؓ :- کمزور اور مسکین لوگ ۔

ہرقل نے اس پر کہا ہر ایک نبی کے پہلے ماننے والے کمزور اور مسکین لوگ ہی ہوتے رہے ہیں ۔

قیصر :- ان لوگوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے یا کم ہوتی ہے ؟

ابوسفیان :- بڑھ رہی ہے ۔

ہرقل نے کہا ایمان کا یہی خاصہ ہے کہ آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور حد کمال تک پہنچ جاتا ہے ۔

قیصر :۔ کوئی شخص اس کے دین سے بیزار ہو کر پھر بھی جاتا ہے۔
ابوسفیانؓ :۔ نہیں
تب ہرقل بولا کہ ایمان کی یہی تاثیر ہوتی ہے کہ جب دل میں سما جائے تب جدا نہیں ہوتا۔
قیصر :۔ یہ شخص کبھی عہد و پیمان بھی توڑ دیتا ہے۔
ابوسفیانؓ :۔ نہیں ۔ لیکن اس سال ہمارا معاہدہ اس سے ہوا ہے دیکھئے کیا انجام ہو۔
ابوسفیانؓ کہتے ہیں کہ میں اس جواب میں اتنا فقرہ ایزاد کر سکا۔ مگر قیصر نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔
اور بولا کہ نبی عہد شکن نہیں ہوتے۔ عہد شکن دنیا دار ہوتے ہیں۔
قیصر :۔ کبھی اس کے ساتھ تمہاری لڑائی بھی ہوئی ہے۔
ابوسفیانؓ :۔ ہاں۔
قیصر :۔ جنگ کا نتیجہ کیا رہا؟
ابوسفیانؓ :۔ کبھی وہ غالب رہا (بدر میں) اور کبھی ہم غالب رہے اُحد میں۔
ہرقل نے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبیوں کا یہی ہوتا ہے۔ لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح ان کو ہی حاصل ہوتی ہے۔
قیصر :۔ اس کی تعلیم کیا ہے۔
ابوسفیان :۔ ایک اللہ کی عبادت کرو۔ باپ دادا کا طریقہ بت پرستی چھوڑ دو۔ نماز پڑھو۔ روزے رکھو سچائی۔ پاکدامنی اور صلہ رحمی کی پابندی اختیار کرو۔
ہرقل نے کہا نبی موعود کی یہی علامتیں ہم کو بتائی گئی ہیں۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ نبی کا ظہور ہونے والا ہے لیکن یہ نہیں سمجھتا تھا۔ کہ وہ عرب میں پیدا ہوگا۔
اے ابوسفیانؓ اگر تم نے سچ سچ جواب دیئے ہیں تو ایک روز جہاں میں بیٹھا ہوں "بیت المقدس" وہ یہاں پر بھی قابض ہو جائے گا۔ کاش میں اس کی خدمت میں پہنچ کر ان کے پاؤں دھویا کرتا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک پڑھا گیا۔
ارا کین دربار اسے سُن کر چیخنے چلانے لگے اور ہم کو دربار سے باہر نکال دیا گیا۔
ابوسفیانؓ کہتے ہیں کہ میرے دل میں اس روز سے اپنی ذلت کا نقش اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آئندہ عظمت کا مکمل یقین ہو گیا [1]

[1] شاہ ہرقل اور ابوسفیان میں مکالمہ کے عنوان سے مولف کا روزنامہ سعادت فیصل آباد اشاعت ۱۸ نومبر ۱۹۶۳ء میں شائع شدہ آرٹیکل۔

یاد رہے شاہِ ہرقل عیسائی المذہب بادشاہ تھا۔ موقعہ کی مناسبت اور ایمان کی تازگی کیلئے یہ واقعہ قلم بند کیا گیا ہے۔ اب حدیث کے آخر میں جو نامۂ مبارک کی شکل میں تھا وہ اصل الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ

الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدیٰ اما بعد فانی أدعوك بدعایۃ الاسلام أسلِم تسلم و اسلم یوتك اللہ اجرك مرتین فإن تولیت فان علیك اثم الاریسیین ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سوآء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرك بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً اربابًا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانّا مسلمون [1]

ترجمہ:۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا ہی رحمان اور رحم کرنے والا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول کی طرف سے ہرقل روم کے بادشاہ کی طرف اس پر سلام ہو جو ہدایت پر ہو۔ اس کے بعد میں تجھے اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اسلام لے آؤ سلامت رہو گے اسلام لے آؤ اللہ اس کا تمہیں دگنا اجر دیگا۔ اگر تو نے انکار کیا تو رعایا کا گناہ بھی تمہارے ذمہ ہوگا۔

اے اہلِ کتاب اس امر پر جمع ہو جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنائے۔ اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑ لیں تو صاف کہو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہی ہیں۔

نوٹ:۔ یا اہل الکتاب سے بانّا مسلمون قرآن پاک کی سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر ۶۴ ہے۔

---

[1] مسلم کتاب الجھاد والسیر باب کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ملخص اور الفاظ نامۂ مبارک مسلم سے لیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں کتاب الجہاد والسیر اور باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام والنبوۃ وأن لا یتخذ بعضھم بعضاً اربابًا من دون اللہ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے محمد عبداللہ ورسولہ کے الفاظ استعمال کیے ہیں بعض جگہ صرف عبداللہ کا لفظ زائد ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم .

من محمدٍ رسولِ اللّهِ إلى المنذر بن ساوى :

سلام عليك . فإني أحمد الله إليك الذي لا إله غيره ، وأشهد أن ۳

لا إله إلا الله ، وأن محمداً عبده ورسوله .

أما بعدُ : فإني أُذكِّرك الله عزَّ وجلَّ ، فإنه مَن يَنصَح فإنما

يَنصَح لِنفسه ، وإنه مَن يُطِع رُسُلي ويتَّبع أمرَهم فقد أطاعني ٦

ومَن نَصَح لهم فقد نَصَح لي . وإنّ رُسُلي قد أثنوا عليك خيراً .

وإني قد شفعتُك في قومك ، فاترُك للمسلمين ما أسلموا عليه . وعفوتُ

عن أهل الذنوب ، فاقبَل منهم . وإنك مهما تَصلَح فلن نَعزلك ۹

عن عملك . ومَن أقام على يهوديّته أو مجوسيّته فعليه الجزية .

علامة الختم

الله
رسول
محمد

(۳) بط ، قنقش ، بق ، الحلبي : احمد إليك الله ـ لا إله غيره : كذا في أصل المكتوب الموجود بين أيدينا ، أما كتب التاريخ والحديث ففيها : لا إله إلا هو .

(٦) وإنه من يطع : كذا في المخطوطة المجهولة المؤلف والحلبي وأصل المكتوب ، أما سائر الروايات ففيها : و . . . من يطع .

(٧) في أصل المكتوب : خيراً لله إني . (والظاهر أن الهاء في الله ، هي الواو في الحقيقة والباقي من فساد الفوتوغراف أو الترسيم) .

(٨) قنقش : فقبل لهم وإنك .

مکتوبِ نبوی بنام المنذر

۵۸

مكتوب المنذر إلى النبي صلى الله عليه وسلم

بط ۲ (۲) ـ بس ج ۱/۲ ص ۱۹ (ع ۹ ، ۱) ـ عمخ ع ۱۰۱

ـ بق ج ۳ ص ٦١ ـ الزيلعي ع ۳/۸ ـ الزرقاني ۲/ ۳۵۱ .

۱٤٦

وثائق السياسيه

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب

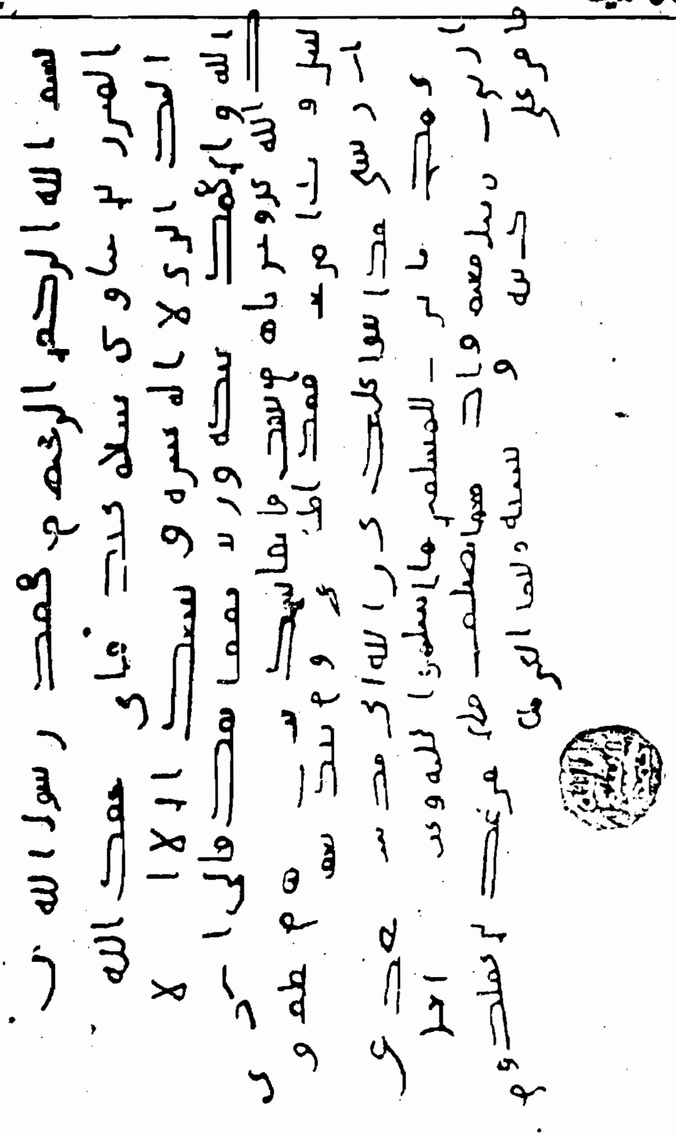

مکتوب نبوی بنام المنذر بن ساوی

كتابه صلى الله عليه وسلم الى المنذر بن ساوى، وثيقة (٥٧).

(بإذن المجلة الألمانية ZDMG)

مع رسم الأصل الفوتوغرافي – ومقالتي وفيها قصة صور الأنبياء من آدم إلى محمد عليهم السلام :

Une ambassade du calife Abû Bakr auprès de l' empereur Héraclius, et le livre byzantin de la prédiction des destinées (dans : Folia Orientalia, 1960, II. 29 - 42, Cracovie

ولكن الوفاء لابن الجوزي بنقل رواية دحية الكلبي رضي الله عنه سفير النبي عليه السلام إلى هرقل وفيها مع صور الأنبياء ذكر صورتي أبي بكر وعمر رضي الله عنهما أيضاً وينسب القصة إلى زمن النبي عليه السلام . راجع الوفاء . ص ٧٢٥ - ٧٢٧ فراجع مقالتي :

Les ambassades du Prophete et du calife Abû Bakr auprès de l' empereur Heraclius. dans : Connaissance de l'Islam, No 7, Paris 1981, p. 14 - 20.

ومقالة سهيلة الجبوري بالعربية والانكليزية : رسالة النبي الكريم الى هرقل ملك الروم :

The Prophet's Letter to the Byzantine Emperor Heraclius, Karachi, 1978, Liii - p. 15 - 49, with illustrations and calligraphic discussions.

– جريدة أخبار العالم الاسلامي ، مكة ، ج ٩/ ٥٢٨ ، ١٦ مايو ١٩٧٧/ ٢٨ جمادى الاولى ١٣٩٧ ، ص ١٣ ورسم الاصل الفوتوغرافي وإذاعة الملك حسين من الاردن .

—— Muslim World, weekly, Karachi, 14/40 - 41, 23rd and 30th April 1977, p. 5, on King Husein of Jordan's broadcast on the original in his possession.

– كايتاني ٦ : ٥٠ – اشپرنكر ج ٣ ص ٢٦٥ – إلياس أبو غنام المسيحي (البراهين الجلية ج ١ ص ٩ وما بعدها) – مجيد خدوري ص ١١١ .

بسم الله الرحمن الرحيم

٢ من محمد عبد الله ورسوله ، إلى هِرَقْل عظيم الروم

٣ سلام على مَن اتّبع الهُدى . أما بعدُ : فإني أدعوك بدعاية الإسلام ، أسلِم تَسلَم ، وأسلِم يؤتِكَ الله أجرك مرّتين ، فإن تولّيتَ فعليك إثم الأريسيّين . و« يا أهل الكتاب تعالَوْا إلى كلمة

٦ سَواءٍ بيننا وبينكم ، ألاّ نَعبُدَ إلاّ الله ولا نُشرِكَ به شيئاً ، ولا يتّخذ بعضُنا بعضاً أرباباً من دون الله ، فإنْ تولّوا فقولوا اشهدوا بأنّا مُسلِمون » .

مکتوب نبوی شاہ ہرقل کے نام

(٢) اليعقوبي ، طب ، يع : محمد رسول الله – الحلبي : محمد بن عبد الله . إلى .

(٣) يع ، ابن زنجويه ، طب : السلام على من – اليعقوبي ، تيمي : داعية .

(٣ - ٤) البخاري في رواية : أسلم تسلم أسلم – طب : أما بعد . . . أسلم – ابن الجوزي أسلم تسلم . يؤتك

(٤ - ٥) اليعقوبي ، الحلبي : فأسلم تسلم ويؤتك الله – البخاري في رواية وطب : مرتين وإن

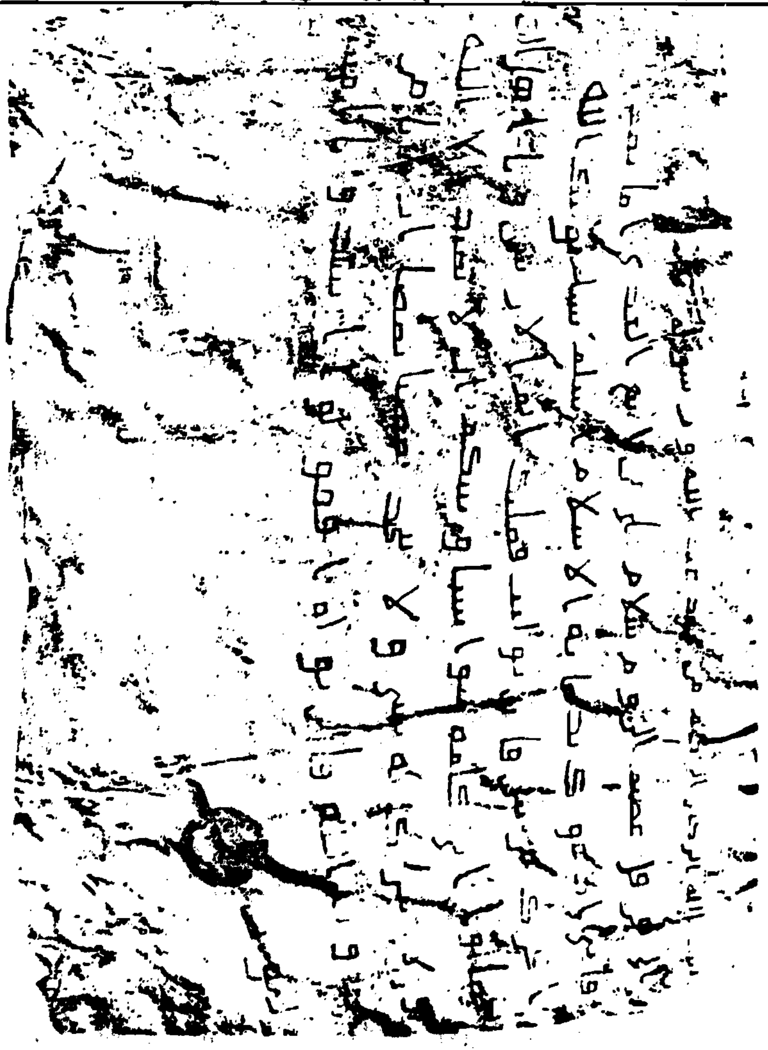

شاہ ہرقل - عظیم روم کے نام

۱۰۸

وثائق السیاسیہ

از ڈاکٹر حمید اللہ صاحب